سلسلة اصلاح معاشرة (1)

# درسِ عفت وحیا

ترتیب

حافظ محمد طاہر بن محمد

الدین الخالص

# فہرستِ موضوعات

حیا شخصیتِ مومن کا جزوِ لازم ہے۔ ........................................................ 3
حیا عظیم لوگوں کی صفت ہے۔ ........................................................ 10
حیا دراصل لباسِ تقوی ہے۔ ........................................................ 14
فحاشی وبے حیائی کی اشاعت پر وعید ........................................................ 15
فحاشی وبے حیائی، عذاب الٰہی کا سبب ہے۔ ........................................................ 17
عورت کا مقامِ عزت، اس کا گھر ........................................................ 20
غیرت وحیا کی عظیم مثال ........................................................ 27
الفاظ کے استعمال میں غیرت وحیا ........................................................ 28
عقل کا تقاضا حیا یا بے حیائی ؟؟؟ ........................................................ 31

بسم اللہ والحمدللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ۔۔۔!!!

## حیا شخصیتِ مومن کا جزوِلازم ہے۔

حیا ایسا وصفِ لازم ہے کہ جس کے بغیر شخصیتِ مومن نامکمل رہتی ہے اور ایمان درجہ کمال کو نہیں پہنچتا، اگر اللہ تعالی اور انسانوں کا حیا باقی نہ رہے تو نیکی و بدی کا تصور ختم اور من چاہی زندگی کا آغاز ہو جاتا ہے، مقصدِ تخلیق، تحت الثری جا بستا ہے عزت و ذلت کا فرق معدوم اور عفت و عصمت بلا حیثیت و بلا قیمت ہو کر رہ جاتے ہیں اسی لیے دینِ اسلام میں حیا و پاکدامنی کو خاص و بنیادی مقام حاصل ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ.

”یقینا حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

(صحیح البخاری:24، مسلم:36)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ.

”ایمان کی ساٹھ سے زائد شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“

(صحیح البخاری:9، صحیح مسلم:35)

امام خطابی رحمہ اللہ (م:388ھ) فرماتے ہیں:

وَمَعْنَى قَوْلِهِ : اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ أَنَّ الْحَيَاءَ يَقْطَعُ صَاحِبَه عَنِ الْمَعَاصِي وَيُحْجِزُهُ عَنْهَا فَصَارَ بِذَلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ إِذِ الْإِيْمَانُ بِمَجْمُوْعِهِ يَنْقَسِمُ إِلَى ائْتِمَارِ لِمَا أَمَرَ اللهُ بِهِ وَانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: حیا ایمان کی شاخ ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ باحیا انسان کو حیا گناہوں سے روک لیتا ہے اور اسکا تعلق ان سے ختم کر دیتا ہے، لہذا اس طرح یہ ایمان ہی بن جاتا ہے کیونکہ مجموعی طور پر ایمان بھی (دو حصوں میں) منقسم ہے: اوامر الٰہی بجالانا اور نواہی سے رک جانا۔“

(معالم السنن:4/312)

سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ.

”بے شک اللہ تعالیٰ حیادار اور پردہ پوشی کرنے والے ہیں اور حیاداری اور پردہ پوشی کو پسند فرماتے ہیں۔“

(سنن ابی داود:4012، مسند احمد:4/224 وسندہ صحیح)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحَيَاءُ وَالعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ، وَالبَذَاءُ وَالبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ.

”حیا اور کم گوئی دونوں ایمان کی شاخیں ہیں اور بد گوئی اور کثرتِ کلام منافقت کی شاخیں ہیں۔“

(سنن الترمذی:2027، مسند احمد:5/269 وسندہ صحیح صححہ الحاکم واقرہ الذہبی وحسنہ العراقی)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ .

”حیاتو سراسر خیر ہی ہے۔“

(صحیح مسلم:37)

اسی طرح ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

الحَيَاءُ لاَ يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ.

”حیاتو ہمیشہ خیر ہی لاتی ہے۔“

(صحیح البخاري:6117، صحیح مسلم:37)

اس حدیث کی تشریح میں حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (م:795ھ) فرماتے ہیں:

فَإِنَّهُ يَكُفُّ عَنْ ارْتِكَابِ القَبَائِحِ وَدنَاءَةِ الأَخْلَاقِ، وَيَحُثُّ على اسْتِعْمَالِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَمَعَالِيْهَا، فَهُوَ مِنْ خَصَالِ الْإِيْمَانِ بِهَذَا الْإِعْتِبَارِ.

”اس سے مراد وہ حیا ہے جو قبیح افعال و برے اخلاق سے روکتا اور اعلی و اچھے اخلاق اختیار کرنے پر ابھارتا ہے، اس اعتبار سے یہ خصائلِ ایمان میں سے ہے۔“ (جامع العلوم والحکم:2/597)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ، وَالإِيمَانُ فِي الجَنَّةِ، وَالبَذَاءُ مِنَ الجَفَاءِ، وَالجَفَاءُ فِي النَّارِ .

”حیا ایمان کا حصہ ہے اور اہلِ ایمان جنت میں ہوں گے اور بے حیائی (فحش گوئی و بد اخلاقی) برائی ہے اور برائی جہنم میں جائے گی۔“

(سنن الترمذی:2009، مسند احمد:2/501 وسندہ حسن وصححہ ابن حبان:608)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا كَانَ الفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ .

”فحاشی جس چیز میں بھی ہو اسے معیوب بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو اسے مزین کر دیتا ہے۔“

(سنن الترمذی:1978، سنن ابن ماجہ:4185 سندہ صحیح وصححہ ابن حبان:551)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ .

”حیا اور ایمان دونوں ملا دیئے گئے ہیں جب ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔“

(المستدرک للحاکم:1/73ح:58 وسندہ صحیح وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین وصححہ العراقی والوادعی والالبانی رحمہم اللہ، وانظر: حلیۃ الاولیاء:4/297 وھذا الحدیث ثابت مرفوعا وموقوفا)

امام وھب بن منبہ تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْإِيمَانُ عُرْيَانٌ، وَلِبَاسُهُ التَّقْوَى، وَزِينَتُهُ الْحَيَاءُ، وَمَالُهُ الْفِقْهُ .

”ایمان غیر مستور ہوتا ہے، اس کا لباس تقوی، اسکی زینت حیا اور اس کی جمع پونجی فقہ الدین ہے۔“

(مکارم الاخلاق للخرائطی:304 ورجالہ ثقات وانظر: مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا:97، الفقیہ والتفقہ للخطیب البغدادی 2/48)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (م:241ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا نُزِعَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِنْسَانِ نُزِعَ مِنْهُ الْخَيْرُ.

”جب کسی انسان میں سے حیا اٹھالیا گیا، گویا اس سے ہر بھلائی ہی چھن گئی۔“

(مسائل احمد روایۃ ابی داود:1833)

سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

"لوگوں کو پہلے انبیاء کی کلام میں سے جو باتیں ملی ہیں اس میں سے یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو جو چاہے مرضی کر۔"

(صحیح البخاری:3483)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیا تمام انبیاء کی شرائع اور بنیادی تعلیمات میں شامل تھا۔

امام خطابی رحمہ اللہ (م:388ھ) فرماتے ہیں:

"من كلام النبوة الاولى "کا مطلب یہ ہے کہ وپاکدامنی کا مسئلہ ہمیشہ سے موجود ہے اور یہ سب سے پہلے نبی کی نبوت سے ہی واجب تھا، ہر نبی نے حیا کی تلقین کی، یہ منسوخ یا مبدّل احکام میں سے نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جس کی صحت وفضیلت واضح ہے اور اس کے قابلِ تحسین ہونے پر تمام عقل مند لوگ متفق ہیں۔"

(معالم السنن للخطابی:4/109 مفہوماً)

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ (م:751ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَفْتَخِرُوْنَ بِالْعِفَّةِ قَدِيْمًا وَحَدِيْثًا .

"لوگ ہمیشہ سے پاکدامنی و عفت پر فخر کرتے رہے ہیں، زمانہ قدیم میں بھی اور عہدِ حدیث میں بھی۔"

(روضۃ المحبین ونزہۃ المشتاقین:1/ 344)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (م:241ھ) نے مذکورہ بالا حدیث کے متعلق فرمایا:

تَفْسِيرُهُ: إِذَا لَمْ يَسْتَحِ الْإِنْسَانُ يَصْنَعُ كُلَّ شَيْءٍ.

"اس کا مطلب ہے کہ جب انسان میں حیا نہیں رہتا تو وہ ہر برا کام کرلیتا ہے۔"

(مسائل احمد بروایۃ ابی داود:1833)

امام ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری رحمہ اللہ (م:276ھ) فرماتے ہیں:

يُرَادُ بِهِ أَنه من لم يستحي، وَكَانَ فَاسِقًا، رَكِبَ كُلَّ فَاحِشَةٍ، وَقَارَفَ كُلَّ قَبِيحٍ؛ لِأَنَّهُ لَا يَحْجِزُهُ عَنْ ذَلِكَ دِينٌ، وَلَا حَيَاءٌ.

"اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص فاسق ہو اور حیا بھی نہ کرے تو وہ ہر طرح کی فحاشی و برائی کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ اسے کوئی چیز بھی برائی سے نہیں روکتی، نہ دین اور نہ حیا۔"

(تاویل مختلف الآحادیث:346)

علامہ نورالدین السندی رحمہ اللہ (م:1138ھ) فرماتے ہیں:

أَنَّ الْحَيَاءَ هُوَ الدَّافِعُ عَنِ ارْتِكَابِ السُّوءِ فَالْحَيَاءُ مِنَ اللَّهِ يَمْنَعُ مِنَ الْقَبَائِحِ الدِّينِيَّةِ وَمِنَ النَّاسِ يَمْنَعُ مِنَ الْقَبَائِحِ الْعَادِيَّةِ فَإِذَا فُقِدَ الْحَيَاءُ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا يَفْعَلُ .

"بے شک حیا ہی گناہوں کے ارتکاب سے روکتا ہے، لہذا اللہ تعالی سے حیا، انسان کو دینی قباحتوں سے منع کرتا ہے اور لوگوں سے حیا معاشرتی قباحتوں سے دور رکھتا ہے، اور جب حیا ہی چھن جائے تو پھر انسان کو کوئی پروا نہیں ہوتی جو چاہے مرضی کرتا رہے۔"

(حاشیۃ السندی علی ابن ماجہ:4183)

جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:

إِذَا لَمْ تَخْشَ عَاقِبَةَ اللَّيَالِي ... وَلَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا تَشَاءُ

فَلَا وَاللَّهِ مَا فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ ... وَلَا الدُّنْيَا إِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ

”جب تجھ میں انجامِ کار کا خوف اور حیا باقی نہ رہے تو جو چاہے کر۔“

”(لیکن یاد رکھ) جب حیا چلا جائے تو اللہ کی قسم دنیا اور زندگی میں کوئی خیر نہیں رہتی۔“

(نقلہ ابن عبد البر فی الاستذکار:2/289 والتمہید:20/70)

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ (م:751ھ) فرماتے ہیں:

الْحَيَاءُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَيَاةِ.......... فَمَنْ لَا حَيَاءَ فِيهِ فَهُوَ مَيِّتٌ فِي الدُّنْيَا شَقِيٌّ فِي الْآخِرَةِ، وَبَيْنَ الذُّنُوبِ وَبَيْنَ قِلَّةِ الْحَيَاءِ وَعَدَمِ الْغَيْرَةِ تَلَازُمٌ مِنَ الطَّرَفَيْنِ.

”حیا دراصل حیات (زندگی) سے ماخوذ ہے.... لہذا جس شخص میں حیا نہیں وہ دنیا میں مردہ اور آخرت میں ناکام ہے، کیونکہ گناہ اور بے غیرتی دونوں آپس میں لازم وملزوم ہیں۔“

(الجواب الکافی:69)

نیز فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَحَى مِنَ اللهِ عِنْدَ مَعْصِيَتِهِ، اسْتَحَى اللَّهُ مِنْ عُقُوبَتِهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَحِ مِنْ مَعْصِيَتِهِ لَمْ يَسْتَحِ اللَّهُ مِنْ عُقُوبَتِهِ.

”جس شخص نے اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے وقت حیا کیا اللہ تعالی روزِ قیامت اسے عذاب دینے میں حیا فرمائیں گے، لیکن جسے اللہ تعالی کی نافرمانی سے شرم نہ آئی تو اللہ تعالی بھی اسے عذاب دینے سے نہیں شرمائیں گے۔“(حوالہ سابق)

## حیا عظیم لوگوں کی صفت ہے۔

حیاداری کو اختیار کرنا، بے حیائی وفحاشی جیسی قباحتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہمیشہ سے پاک باز لوگوں کا شیوہ رہا ہے اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا کہ تمام انبیاء نے پاکدامنی کا درس دیا ہے، اسی طرح انبیاء کی شخصیات میں حیاو پاکبازی کی صفت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی جیسا کہ :

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ العَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا .

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، کنواری (وباپردہ) اور شرمیلی لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔"

(صحیح البخاری:3562، صحیح مسلم:2320)

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کنواری لڑکی کا بطورِ تشبیہ ذکر کیا کیونکہ فطرتاً وعادتاً وہ زیادہ شرم وحیا والی ہوتی ہے۔

جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللهِ،يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَإِنَّ البِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ؟ قَالَ: سُكَاتُهَا إِذْنُهَا .

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اے اللہ کے رسول !! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلہ میں اجازت لی جائے گی ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: لیکن جب کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی تو وہ شرم وحیا کی وجہ سے خاموش رہے گی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔"

(صحیح البخاری:6946، صحیح مسلم:1420)

امام ابن بطال رحمہ اللہ (المتوفی:449ھ) نے نقل کیا ہے:

إِنَّهُ جَعَلَ جَوَابَ الْبِكْرِ بِالرِّضَا فِي صِمَاتِهَا لِاسْتِحْيَائِهَا .

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکی کی شرم وحیا کی وجہ سے اس کی رضامندی کا جواب خاموشی میں ہی قرار دیا ہے۔" (شرح البخاری:7/253)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الحَيَاءِ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ حیا والے تھے۔"

(صحیح البخاری:4793، صحیح مسلم:1428)

کلیم اللہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی صفت حیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص بیان فرمایا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا.

"موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ باحیا و پردہ پوش تھے۔"

(صحیح البخاری:3404، صحیح مسلم:339)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ .

"یقیناً عثمان بہت زیادہ باحیا ہیں۔"

(صحیح مسلم:2402)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ.

”میری امت میں سے سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں۔“

(سنن الترمذی:3791، مسند أحمد:3/281وسندہ صحیح)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ.

”میں اس شخص سے کیوں حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔“

(صحیح مسلم:2401)

حافظ نووی رحمہ اللہ (م:676ھ) اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

انَّ الْحَيَاءَ صِفَةٌ جَمِيلَةٌ مِنْ صِفَاتِ الْمَلَائِكَةِ.

”بے شک حیا، فرشتوں کی صفات میں سے ایک خوبصورت صفت ہے۔“

(شرح مسلم للنووی:15/169)

طیبہ وطاہرہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَعَهُمْ فَوَاللهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ.

”میں اپنے اس حجرے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدفون ہیں بغیر پردے کے چلی جایا کرتی تھی، اور (دل میں) کہتی تھی: یہاں تو میرے شوہر اور والد (سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ) ہی

مدفون ہیں، لیکن جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا تو اللہ کی قسم ! میں عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر اچھی طرح چادر لے کر وہاں داخل ہوتی ہوں۔"

(مسند احمد:42/441،وصححہ الحاکم:3/63وسندہ صحیح)

علامہ امیر محمد بن اسماعیل الصنعانی رحمہ اللہ(م:1182ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَيَاءُ مِنْ أَشْرَفِ الصِّفَاتِ وَأَحَبِّهَا إِلَى اللهِ .

"حیاء اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ محبوب و شرف والی صفات میں سے ہے۔"

(التنویر شرح الجامع الصغیر:8/279)

## حیادر اصل لباسِ تقوی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَ رِیۡشًا وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ۔

”اے انسانو! ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے لئے ستر پوش بھی ہے اور زینت بھی اور تقویٰ کا لباس ہے، اس سے بھی بڑھ کر بہتر ہے، یہ اللہ کی آیات میں سے ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔“

(الأعراف:26)

اس آیتِ کریمہ میں لباسِ تقوی سے حیا بھی مراد لیا گیا ہے، جیسا کہ امام المفسرین ابن جریر الطبری رحمہ اللہ (م:310ھ) مختلف اقوال ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَأَوْلَى الْأَقْوَالِ بِالصِّحَّةِ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِهِ: (وَلِبَاسَ التَّقْوَى) اسْتِشْعَارُ النُّفُوسِ تَقْوَى اللَّهِ فِي الِانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَعَاصِيهِ وَالْعَمَلِ بِمَا أَمَرَ بِهِ مِنْ طَاعَتِهِ، وَذَلِكَ يَجْمَعُ الْإِيمَانَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ وَالْحَيَاءَ وَخَشْيَةَ اللَّهِ وَالسَّمْتَ الْحَسَنَ .

”سب سے صحیح قول کے مطابق لباسِ تقوی سے مراد، مامور احکام کو بجالانے اور ممنوعہ امور کو ترک کر دینے کے متعلق نفس کو خوفِ الٰہی کا شعور دلانا ہے اور اس میں ایمان، عمل صالح، حیا، خشیت الٰہی اور حسنِ اخلاق سب جمع ہو جاتے ہیں۔“

(جامع البیان عن تاویل آی القرآن:12/371)

## فحاشی وبے حیائی کی اشاعت پر وعید

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ.

”بلاشبہ جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔“ (سورۃ النور:۱۹)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے ان لوگوں کو دنیا و آخرت میں عذاب کی وعیدِ شدید سنائی ہے جو مسلمانوں میں فحاشی وبے حیائی پھیلانا صرف پسند کرتے ہیں، لیکن وہ لوگ جو بالفعل فحاشی پھیلاتے ہیں یا اس میں مدد و معاون یا سبب وذریعہ بنتے ہیں ان کا عذاب تو اس سے بھی سخت ہو گا.

جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م:728ھ) فرماتے ہیں:

فَإِنَّ اللہ قَدْ تَوَعَّدَ بِالْعَذَابِ عَلَى مُجَرَّدِ مَحَبَّةِ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ بِالْعَذَابِ الْأَلِيْمِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهٰذِهِ المَحَبَّةُ قَدْ لَا يَقْتَرِنُ بِهَا قَوْلٌ وَّلَا فِعْلٌ فَكَيْفَ إِذَا اقْتَرَنَ بِهَا قَوْلٌ أَوْ فِعْلٌ؟

”اللہ تعالیٰ نے محض فحاشی پھیلنے کو پسند کرنے پر دنیا و آخرت میں سخت عذاب کی وعید سنائی ہے حالانکہ (صرف) پسندیدگی میں بسا اوقات قول و فعل کا عمل دخل نہیں ہوتا، لیکن جب اس کے ساتھ قول یا فعل کو بھی ملا لیا جائے تو کتنی سخت وعید ہو گی؟؟“

(مجموع الفتاوی:15/ 344)

اسی طرح حافظ ابن القیم رحمہ اللہ (م:751ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا إِذَا أَحَبُّوْا إِشَاعَتَهَا وَإِذَاعَتَهَا فَكَيْفَ إِذَا تَوَلَّوْا هُمْ إِشَاعَتَهَا وإِذَاعَتَهَا.

”یہ تو اس وقت عذاب ہے جب وہ صرف اس کی نشر و اشاعت کو پسند کریں، لیکن اگر وہ خود اس کی نشر و اشاعت کا بیڑا اٹھالیں تب عذاب کی کیا حالت ہو گی۔“

(بدائع الفوائد:2/260)

فحاشی کی ابتدا و آغاز کرنے والا، فحش کاموں کو سر انجام دینے والا اور اس کو آگے لوگوں میں پھیلانے والا گناہ میں برابر شریک ہیں۔

حسان بن کریب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَلْقَائِلُ الْفَاحِشَةَ، وَالَّذِيْ يُشِيْعُ بِهَا، فِي الْإِثْمِ سَوَاءٌ.

”فحاشی کو سر انجام دینے والا اور اسے آگے مزید پھیلانے والا، یہ دونوں گناہ میں برابر شریک ہوتے ہیں۔“

(الادب المفرد للبخاری:۳۲۴، مسند ابی یعلی:۵۵۳ وسندہ حسن)

عظیم تابعی امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا فتوی تھا کہ فحاشی پھیلانے والے کو ملک بدر کر دیا جائے۔

(مصنف عبد الرزاق:۱۳۷۵۵ وسندہ صحیح والأدب المفرد للبخاری:۳۲۶)

## فحاشی و بے حیائی، عذاب الہی کا سبب ہے۔

فحاشی و بے حیائی ایسی معاشرتی برائی ہے جس کی نحوست پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں اور اس کی عقوبت و سزا اجتماعی طور پر انسانوں پر مسلط ہوتی ہے۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَا ظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ.

"جس قوم میں فحاشی و بے حیائی عام ہو جائے تو اللہ تعالی ان پر موت مسلط کر دیتا ہے۔" (یعنی اس قوم میں بہت زیادہ اموات واقع ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔)

(مسند ابن ابی شیبہ کما فی المطالب العالیہ: 2033 و إتحاف الخیرة المهرة: 4401 وسندہ حسن و السنن الکبری للبیہقی: 9/381 وصححہ الحاکم: 2/136 ح: 2577 و قال ابن حجر و البوصیری: إسنادہ حسن، وانظر الصحیحہ للألبانی: 107)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا .

"جب کسی قوم میں فحاشی و زنا عام ہو جائے اور وہ سر عام فحاشی کرنے لگیں تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے آباء واجداد میں نہیں تھیں۔"

(سنن ابن ماجہ: 4019 وھو حسن لغیرہ وفی سندہ ضعف ورواہ الحاکم فی المستدرک: 4/582، والطبرانی فی الأوسط: 5/61 وغیرھما بسند آخر وھو إسناد حسن، وانظر الصحیحہ للألبانی: 106)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ، فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللهِ .

"جس بستی میں زنا اور سود پھیل جائے تو اس بستی نے اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مستحق بنالیا۔"

(المستدرک للحاکم:2/73، المعجم الکبیر للطبرانی:1/178 وسندہ صحیح وصححہ الحاکم وحدیث ابن مسعود عند ابن یعلی)

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَلَا تَشِيعُ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا عَمَّهُمْ اللَّهُ بِالْبَلَاءِ .

"جس قوم میں فحاشی پھیل جائے تو اللہ تعالی ان پر اجتماعی عذاب مسلط کر دیتا ہے"

(السیرۃ لابن إسحاق کما فی السیرۃ لابن ھشام:2/661 وسندہ صحیح)

مدین شہر میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لیے جب نیک خاتون تشریف لائیں اللہ تعالی نے ان کی صفتِ حیا کا خصوصی تذکرہ فرمایا:

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰٮهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ.

"اتنے میں ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک ان کی طرف شرم وحیا سے چلتی ہوئی آئی۔"

(سورۃ القصص:25)

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَاضِعَةً ثَوْبَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

"یعنی وہ اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپے ہوئے تھیں۔"

(مصنف ابن أبي شیبہ:6/336ح:31842، ورجالہ ثقات وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین (المستدرک:2/441)
وصحح سندہ ابن کثیر فی تفسیرہ:6/2289)

سید المفسرین امام طبری رحمہ اللہ (المتوفی:310ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ سَتَرَتْ وَجْهَهَا بِثَوْبِهَا.

”انہوں نے اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔“

(جامع البیان للطبری:19/558)

## عورت کا مقامِ عزت، اس کا گھر

دینِ اسلام نے عورت کو باعزت و باوقار مقام عطا کیا ہے، اس کے لیے خصوصاً گھر کو آرام و سکون کا ٹھکانہ بنادیا ہے، مسلم عورت ہر حالت میں محفوظ و مامون، شفقت و رحمت کے سائے تلے رہتی ہے، بیٹی بن کر باپ کے سایہ شفقت میں، بہن بن کر بھائی کے مضبوط ہاتھوں میں، بیوی بن کر خاوند کے آغوشِ محبت میں، ماں بن کر بیٹے کے دستِ خدمت میں، الغرض ہر حال میں عورت ایک باعزت مقام پر فائز رہتی ہے، دنیاوی فتنوں و پریشانیوں سے کوسوں دور، پر سکون زندگی میں... اور یہی اس کا اصل مقام ہے بلکہ اس کا گھر میں رہنا ہی اس کا اصل حسن ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حورانِ جنت کی صفاتِ جمال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

”خیموں میں محفوظ (ٹھہرائی ہوئی) خوبصورت حوریں بھی ہوں گی۔“

(الرحمن:73)

علامہ فخر الدین الرازی رحمہ اللہ (م:606ھ) فرماتے ہیں:

ذَلِكَ بَيَانًا لِعَظَمَتِهِنَّ وَعَفَافِهِنَّ.

”حوروں کے خیموں میں ٹھہرائے جانے کا ذکر) ان کی عظمت و پاکدامنی بیان کرنے کے لیے ہے۔“

(مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر):29/375)

علامہ ابن حیان الاندلسی رحمہ اللہ (م:745ھ) فرماتے ہیں:

النِّسَاءُ تُمْدَحُ بِذَلِكَ، إِذْ مُلَازَمَتُهُنَّ الْبُيُوتَ تَدُلُّ عَلَى صِيَانَتِهِنَّ.

”خواتین کی گھر پر ٹھہرنے والی صفت قابل تعریف ہوتی ہے، کیونکہ ان کا گھروں میں رہنا ان کی حفاظت وصیانت کی دلیل ہوتا ہے“

(البحر المحیط:10/71)

عظیم مفسر علامہ محمد امین الشنقیطی رحمہ اللہ (التوفی:1393ھ) فرماتے ہیں:

كَوْنُ الْمَرْأَةِ مَقْصُورَةٌ فِي بَيْتِهَا لَا تَخْرُجُ مِنْهُ مِنْ صِفَاتِهَا الْجَمِيلَةِ.

”عورت کا اپنے گھر تک محدود رہنا، باہر نہ نکلنا اس کی خوبصورت صفات میں سے ہے“

(اضواء البیان:6/314)

اللہ تعالیٰ نے امہات المؤمنین کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى.

”اور اپنے گھروں میں رہا کریں، گزشتہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح زیب و زینت کا اظہار نہ کیا کریں“

(الأحزاب:33)

عظیم تابعی معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ (م:113ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلنِّسَاءِ {وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ} وَالْقَصَّاصُ يَأْمُرُوْنَهُنَّ بِالْخُرُوْجِ .

”اللہ تعالیٰ نے خواتین کو گھروں میں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے جبکہ قصہ گو لوگ انہیں گھروں سے نکلنے کا کہتے ہیں۔“ (تفسیر سعید بن منصور:5/184 وسندہ صحیح)

قصہ گو لوگوں سے مراد وہ ہیں جو خواتین کو بلاضرورت دین کے نام پر بازاروں میں ریلیوں، جلسے اور جلوسوں کی صورت میں نکلنے کا کہتے ہیں جس سے بہت سی معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں، اس سے یہ

بھی معلوم ہوا کہ جب دین کے نام پر بلا ضرورت عورت کا گھر سے نکلنا مذموم ہے تو سیاست و معیشت کے نام پر اور ہر روز بلا مقصد بازار گھومنا تو زیادہ قبیح و شنیع عمل ہے۔

شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تَكْثُرْنَ الْخُرُوْجَ مُتَجَمِّلَاتٍ أَوْ مُتَطَيِّبَاتٍ، كَعَادَةِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلى، الَّذِيْنَ لَا عِلْمَ عِنْدَهُمْ وَلَا دِيْنَ، فَكُلُّ هَذَا دَفْعٌ لِلشَّرِّ وَ أَسْبَابِهِ.

”(اس آیت سے مراد ہے کہ) پہلے جاہل لوگ جن کے پاس نہ تو دین ہے اور نہ ہی علم ان کی عادات کی طرح زیب و زینت یا خوشبو سے معطر ہو کر گھروں سے بہت زیادہ نہ نکلا کریں، کیونکہ یہ چیز برائی اور اس کے اسباب کی طرف لے جاتی ہے۔“

(تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر الکلام المنان:663)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلنِّسَاءُ عَوْرَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا بِلِبَاسٍ يَسْتَشْرِفُهَا الشَّيْطَانُ يَقُولُ: مَا مَرَرْتِ بِأَحَدٍ إِلَّا أَعْجَبْتِهِ، وَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَلْبَسُ ثِيَابَهَا فَيُقَالُ لَهَا: أَيْنَ تُرِيدِينَ؟ فَتَقُولُ: أَعُودُ مَرِيضًا، أَشْهَدُ جَنَازَةً، أُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ، وَمَا عَبَدَتِ امْرَأَةٌ رَبَّهَا بِمِثْلِ أَنْ تَعْبُدَ فِي بَيْتِهَا.

”عورتیں سراپائے پردہ ہیں، جب عورت لباس پہنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے مزین کر کے دکھاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تم جس کے پاس سے بھی گزرو گی اسے اچھی لگو گی، اور جب چادر اوڑھے گھر سے نکلتی عورت سے پوچھا جائے کہ کدھر جا رہی ہو؟؟ تو کہے گی: مریض کی عیادت کے لیے یا نماز جنازہ پڑھنے، یا مسجد میں نماز ادا کرنے (جا رہی ہوں)، حالانکہ عورت کے لیے عبادتِ الٰہی کی بہترین جگہ گھر ہے۔“ (شعب الایمان للبیہقی:10/227ح:7434وسندہ صحیح،رُوي ھذا الحدیث مرفوعا وموقوفا انظر:(سنن الترمذی:1173، صحیح ابن خزیمہ:1685، صحیح ابن حبان:5598،الصحیحہ للالبانی:2688)

**سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:**

احْبِسُوا النِّسَاءَ فِي الْبُيُوتِ، فَإِنَّ النِّسَاءَ عَوْرَةٌ، وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَقَالَ لَهَا: إِنَّكِ لَا تَمُرِّينَ بِأَحَدٍ إِلَّا أُعْجِبَ بِكِ.

**”خواتین کو گھروں میں رکھا کریں کیونکہ عورتیں تو پردہ ہیں، یقیناً عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اس کے دل میں کہتا ہے کہ تم جس کسی کے پاس سے بھی گزرو گی اسے خوبصورت لگو گی۔“**

(مصنف ابن أبي شيبہ: 17710، المعجم الكبير للطبرانی: 9/294 وسندہ صحیح)

**سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے بڑی چادر کی فرمائش کی تو آپ نے فرمایا:**

كَفَاكِ الْجِلْبَابُ الَّذِي جَلْبَبَكِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: بَيْتُكِ .

**”آپ کو وہی چادر کافی ہے جو اللہ تعالی نے آپ کو پہلے سے ہی عطا کر رکھی ہے، یعنی آپ کا گھر۔“**

(اصلاح المال لابن ابی الدنیا: 201 ورجالہ ثقات)

## خواتینِ اسلام کا اسوۂ طیبہ

سیدہ فاطمہ بنت نصر بن العطار رحمہا اللہ (م:573ھ) نہایت پرہیز گار و متقی خاتون تھیں، حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (م:597ھ) فرماتے ہیں مجھے ان کے بھائی نے بتایا کہ:

أَنَّهَا كَانَتْ كَثِيْرَةَ التَّعَبُّدِ شَدِيْدَةَ الْخَوْفِ مَا خَرَجَتْ فِيْ عُمُرِهَا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لِضَرُوْرَةٍ.

"وہ بہت زیادہ عبادت گزار و خوفِ الٰہی رکھنے والی تھیں، اپنی پوری زندگی میں صرف تین دفعہ نہایت مجبوری کی صورت میں گھر سے نکلی تھیں۔"

(المنتظم في تاریخ الملوک والامم: 18/245، وانظر: البدایہ والنہایہ لابن کثیر: 12/299، تاریخ الإسلام للذہبی: 12/526)

یہ نیک خاتون 16 رمضان بروز منگل 573 ہجری کو فوت ہوئیں ان کے جنازے میں کبار علماء ووزراء نے شرکت کی، گلیاں بازار رش سے اتنے بھر گئے کہ عید کے دن بھی شہر میں اتنا رش نہیں ہوتا تھا۔ (حوالہ سابقہ)

معروف محدث و عظیم تابعی امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (المتوفی:110ھ) کی ہمشیرہ محدثہ و تابعیہ سیدہ حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کے متعلق مہدی بن میمون (المتوفی:171ھ) فرماتے ہیں:

مَكَثَتْ حَفْصَةُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً لَا تَخْرُجُ مِنْ مُّصَلَّاهَا إِلَّا الْقَائِلَةَ أَوْ قَضَاءَ الْحَاجَةِ.

"حفصہ رحمہا اللہ (عمر کے آخری حصے میں) تیس سال تک اپنی عبادت گاہ میں رہیں صرف قضاء حاجت یا سونے کے لیے باہر تشریف لاتیں۔"

(المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 2/56 وسندہ صحیح، معجم ابن الأعرابی: 18)

اور ان کی ایک دوسری بہن کریمہ بنت سیرین رحمہا اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

مَكَثَتْ كَرِيْمَةُ بِنْتُ سِيْرِيْنَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً لَا تَخْرُجُ مِنْ مُّصَلَّاهَا إِلَّا لِحَاجَةٍ .

”کریمہ بنت سیرین رحمہا اللہ پندرہ سال تک اپنے مقامِ عبادت میں رہیں، صرف نہایت مجبوری کی صورت میں ہی باہر نکلتیں۔“

(معجم ابن الأعرابی:18 وسندہ حسن)

علامہ عبد الرحمن بن قاسم رحمہ اللہ (جامع فتاوی شیخ الإسلام) کی اہلیہ نورہ بنت محمد الزومان رحمہا اللہ (م:1417ھ) کے متعلق ہے کہ وہ صرف عیدین کے لیے گھر سے نکلا کرتیں۔

(صالحات عرفتہن لشیخۃ بنت محمد القاسم:22)

اگرچہ خواتین کے لیے اجازت ہے کہ وہ مسجد میں عبادت کے لیے جا سکتی ہیں، بوقتِ ضرورت گھر سے باہر نکل سکتی ہیں، اس کے باوجود ان کا گھر میں ہی رہ کر عبادت کرنا اور بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنا ان کے لیے بہتر ہے، خاص طور پر دورِ حاضر میں جبکہ بازاروں میں فتنوں اور برائیوں کی بھرمار ہے۔

## حیا کے بغیر ظاہری خوب صورتی فضول ہے:

اللہ تعالیٰ حورانِ جنت کے متعلق فرماتے ہیں:

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ. فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ .

"جنت میں (شرمیلی، باحیا) نیچی نگاہوں والی حوریں ہیں، جنہیں ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا. پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کروگے؟ وہ حوریں گویا یاقوت اور چمکتے موتیوں جیسی ہونگی." (الرحمن:56،58)

تدبر: ان آیات میں اللہ تعالی نے حوروں کی پاکدامنی وحیا کو ان کے ظاہری حسن وخوبصورتی سے پہلے ذکر کیا ہے کیونکہ ایسے حسن وجمال کی کوئی قیمت نہیں ہوتی جس میں پاکدامنی اور حیا نہ ہو۔

# غیرت وحیا کی عظیم مثال

امام حاکم رحمہ اللہ کے استاد، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن موسی الرازی رحمہ اللہ (م: 360ھ) بیان کرتے ہیں:

"میں قاضی موسی بن اسحاق رحمہ اللہ (م:297ھ) کی عدالت میں تھا کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کو عدالت میں پیش کر کے دعوی کیا کہ اس کے ذمے میرے مہر کے پانچ سو دینار واجب الاداء ہیں، شوہر انکاری تھا، عورت کے وکیل نے کہا: ہمارے پاس گواہ بھی ہیں، (گواہی سے قبل) ایک گواہ نے کہا: میں گواہی سے پہلے تصدیق کے لیے عورت کا چہرہ دیکھوں گا، عورت چہرہ دکھانے کی لیے اُٹھی ہی تھی کہ خاوند کہنے لگا: واقعی ہی اسے چہرہ دکھانے پڑے گا؟ انہوں نے کہا: بالکل، شوہر نے اسی وقت کہا کہ میری بیوی اپنا چہرہ غیر مرد کے سامنے نہ کھولے میں قاضی کو گواہ بناتا ہوں کہ میرے ذمے اس کے مہر کے خالص سونے کے پانچ سو دینار ہیں۔"

قاضی رحمہ اللہ فرمانے لگے:

"اس واقعے کو اخلاق (وغیرت) کی ایک اعلی مثال کے طور پر لکھا جانا چاہیئے۔"

(شعب الایمان للبیہقی: 13/ 265ح: 10313 وسندہ صحیح، تاریخ بغداد للخطیب: 15/ 51، تاریخ دمشق لابن عساکر: 60/ 394، اس کو امام حاکم نے اپنی کتاب "تاریخ نیسابور" میں بھی ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: طبقات الشافعین لابن کثیر: 188)

## الفاظ کے استعمال میں غیرت وحیا

شرم وحیا کے باعث الفاظ میں کنایہ استعمال کرنا ہمیشہ سے اعلی ترین ادب و غیرت کی مثال رہا ہے، لیکن موجودہ دور میں مغرب سے متاثر بعض جاہل، اسلامی معاشرے کی ان عظیم اقدار کو ختم کرنا چاہتے ہیں، مثلا: معزز خاندانوں میں مرد اپنی خواتین کا نام لینے کی بجائے کنایۃً ذکر کرتے ہیں، جیسے میرے گھر والی، میری اہلیہ، بچوں کی والدہ وغیرہ، یہ کمال درجے کا ادب و تہذیب ہے جس کی چاشنی مغرب زدہ معاشرہ بالکل بھی محسوس نہیں کر سکتا۔

امام ابو العباس القرطبی رحمہ اللہ (م:671ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ المُلُوكَ وَالْأَشْرَافَ لَا يَذْكُرُونَ حَرَائِرَهُمْ فِي الْمَلَإِ، وَلَا يَبْتَذِلُونَ أَسْمَاءَهُنَّ، بَلْ يُكَنُّونَ عَنِ الزَّوْجَةِ بِالْعِرْسِ وَالْأَهْلِ وَالْعِيَالِ وَنَحْوِ ذَلِكَ .

”بادشاہ اور معزز لوگ اپنی بیویوں کے نام لوگوں کے سامنے اپنی بیویوں کا ذکر نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے واضح نام لیتے ہیں، بلکہ اشارے سے بات کرتے ہیں: زوجہ، اہلیہ، دلہن، اہل و عیال وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔“

(الجامع لاحکام القرآن:6/22)

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (م:911ھ) نے اس قول کو علامہ سہیلی رحمہ اللہ (م:581ھ) کی طرف منسوب کیا ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن:3/159)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد زید بن جابر رحمہ اللہ کو ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے حدیث بیان کی، اور جب یہی حدیث اپنے بیٹے سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو بیان کی تو اپنی بہن ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نام لیا،

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن جابر چونکہ پرائے مرد تھے اس لیے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا نام ان کے سامنے لینا مناسب نہیں سمجھا، لیکن سالم رحمہ اللہ کی چونکہ پھپھو تھیں اس لیے ان کے سامنے نام لے دیا۔

(علل الحدیث لابن ابی حاتم:3/258نص:845)

اسی طرح قابلِ حیا چیزوں کو سیدھے الفظ میں کہنے کی بجائے کنایۃً کہنا بھی حیا میں سے ہے، بعض لبرل قسم کے لوگ کہتے ہیں فطری چیزوں کو بیان کرنے میں کوئی شرم نہیں ہونی چاہیے، خواتین اپنے فطری معاملات سرِعام ذکر کریں وغیرہ وغیرہ۔

پھر اس پر شعور و تعلیم (Education & Awareness) کے نام پر پوری تحریکیں چلائی جارہی ہیں اور سادہ لوح مسلمان بہنیں بھی بسا اوقات ان کی لگی لپٹی باتوں سے متاثر ہو جاتی ہیں حالانکہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا تعلق ایک مہذب و باحیا معاشرے سے ہے، جہاں عورت ایک قابلِ احترام درجے پر فائز ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھ کر سبب پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا:

لاَ أُصَلِّي .

"میں نماز پڑھنے کی حالت میں نہیں۔" (صحیح بخاری:1560، صحیح مسلم:1211)

**شارحِ بخاری علامہ زین الدین علی بن محمد ابن المنیر رحمہ اللہ (م:695ھ) فرماتے ہیں:**

كَنَّتْ عَنِ الْحَيْضِ بِالْحُكْمِ الْخَاصِّ بِهِ أَدَبًا مِنْهَا وَقَدْ ظَهَرَ أَثَرُ ذَلِكَ فِي بَنَاتِهَا الْمُؤْمِنَاتِ فَكُلُّهُنَّ يُكَنِّينَ عَنِ الْحَيْضِ بِحِرْمَانِ الصَّلَاةِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ .

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بطورِ ادب حیض کی طرف نماز سے محرومی کی طرف اشارہ کیا، پھر یہی طریقہ اب ان کی مومن بیٹیوں میں رائج ہے کہ وہ حیض کی طرف اشارہ نماز نہ پڑھنے وغیرہ جیسے الفاظ سے اشارہ کرتیں ہیں۔“ (فتح الباری:3/421)

حافظ نووی رحمہ اللہ (م:676ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ اسْتِحْبَابُ الْكِنَايَةِ عَنِ الْحَيْضِ وَنَحْوِهِ مِمَّا يُسْتَحَى مِنْهُ .

”اس سے ثابت ہوا کہ حیض اور اس جیسی قابلِ حیا چیزوں کو کنایہ و اشارہ میں بیان کرنا مستحب ہے۔“

(شرح مسلم:8/151)

علامہ شمس الدین کرمانی رحمہ اللہ (م:786ھ) فرماتے ہیں:

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ان الفاظ میں کمال درجے کا ادب کالحاظ اور حسنِ معاشرت ہے۔“

(الکواکب الدراری:8/88)

علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمہ اللہ (855ھ) فرماتے ہیں:

”یہ سب سے عمدہ وپُر مروت اشارہ ہے۔“ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری:10/125)

اسی طرح ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: مجھے کپڑا پکڑا دیں، تو آپ فرمانے لگیں:

”اے اللہ کے رسول! میں نماز پڑھنے کی حالت میں نہیں ہوں۔“

(سنن النسائی:270، مسند احمد:2/428ح:9533وسندہ صحیح، صحیح مسلم:299)

## عقل کا تقاضا حیا یا بے حیائی؟؟؟

ہمارے بعض ناسمجھ بھائیوں کا خیال ہے کہ بے پردگی، فحاشی و عریانی اور مغربی تہوار ویلنٹائن ڈے وغیرہ پر عقل مند، پڑھے لکھے اور کھلے ذہن کے لوگ اعتراض نہیں کرتے بلکہ اس کو غلط کہنے والے جاہل، کم عقل اور تنگ نظر ہیں، حالانکہ عقل مندی کا تقاضا ہے کہ انسان باحیا وپاکدامن ہو جبکہ فحاشی و بے حیائی جہالت کی غماز ہوتی ہے جیسا کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: 354ھ) فرماتے ہیں:

اَلْوَاجِبُ عَلَى الْعَاقِلِ لُزُوْمُ الْحَيَاءِ لِأَنَّهُ أَصْلُ الْعَقْلِ وَبَذْرُ الْخَيْرِ، وَتَرْكُهُ أَصْلُ الْجَهْلِ وَبَذْرُ الشَّرِّ، وَالْحَيَاءُ يَدُلُّ عَلَى الْعَقْلِ كَمَا أَنَّ عَدَمَهُ دَالٌّ عَلَى الْجَهْلِ .

”عقل مند پر لازم ہے کہ حیاء اختیار کرے کیونکہ یہ عقل مندی کی بنیاد اور بھلائی کی ترویج ہے جبکہ اس (حیا) کو چھوڑ دینا جہالت کی بنیاد اور برائی کی ترویج ہے. اور جس طرح حیاداری، عقل مندی پر دلالت کرتی ہے اسی طرح بے حیائی جہالت کا پتادیتی ہے۔“

(روضۃ العقلاء ونزھۃ الفضلاء:56)

اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ ہمیں باحیا وپاکدامن بنادے، ہمارے قول، فعل اور ذہنی خیالات کو کو بے حیائی وفحاشی جیسے رذائل سے پاک فرمادے، آمین۔

واللہ الموفق وھو المولی و النصیر وإلیه المصیر .

حافظ محمد طاہر بن محمد

شارجہ،14 فروری2020ء

00923039792073

hafizmtahir12@gmail.com

